## سوال

میرا بیوی کے ساتھ اختلاف ہوا تو میں نے قسم اٹھائی کہ راضی ہونے کے بعد ہی میں اس سے جماع کرونگا، اور میں نے کہا کہ یہ راضی ہونے تک میری بہن جیسی ہے، اور میری نیت طلاق وغیرہ کی نہیں تھی بلکہ میری نیت اسے دھمکانے کی تھی کہ اسے اپنی غلطی کا احساس ہو جائے، کچھ ایام کے بعد جب ہمارا غصہ ٹھنڈا ہوا تو میں نے اس سے جماع کر لیا، کیا مجھ پر کوئی گناہ تو نہیں؟

## جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں:

اول:

جب آپ نے قسم اٹھائی کہ راضی ہونے کے بعد ہی اس سے جماع کریں گے، اور آپ نے راضی ہونے سے پہلے بیوی سے جماع نہیں کیا، بلکہ راضی ہونے کے بعد ہم بستری کی تو اس قسم میں آپ پر کوئی گناہ نہیں ہے، کیونکہ آپ نے قسم نہیں توڑی

دوم:

آپ کا اپنی بیوی کو کہنا کہ " تم میرے راضی ہونے تک مجھ پر میری بہن جیسی ہو" یہ ظہار ہے جسے اللہ سبحانہ و تعالی نے حرام کیا اور اسے ایک منکر اور بری چیز اور جھوٹ قرار دیا ہے

اگرچہ میری بہن جیسی کے الفاظ ظہار اختی جیسے نہیں ہیں، لیکن ظہار کی نیت ہونے یا پھر اس پر قرینہ کا موجود ہونا ظہار ہی کہلائیگا، قرینہ یہ ہے کہ یہ الفاظ جھگڑا یا غضب کی حالت میں کہے جائیں، جیسا کہ ابن قدامہ رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے، لیکن جب نہ تو نیت ہی اور نہ ہی اس کا کوئی قرینہ پایا جائے تو یہ ظہار نہیں ہوگا

دیکھیں: المغنی (6/8).

سوم:

آپ کا بیوی کو یہ کہنا کہ:

"تم مجھ پر میری بہن جیسی ہو حتی کہ میں راضی ہو جاؤں"

یہ مؤقت ظہار کہلائیگا جب تک آپ راضی نہیں ہو جاتے: اس لیے اگر آپ نے بیوی سے راضی ہونے سے قبل جماع کر لیا تو آپ پر ظہار کا کفارہ لازم آئیگا، اور اگر آپ نے راضی ہونے کے بعد بیوی سے جماع کیا تو پھر کچھ نہیں ہے

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" وقتی ظہار جائز ہے مثلا کوئی اپنی بیوی سے کہے تم مجھ پر ایک ماہ کے لیے میری ماں کی پٹھ جیسی ہو، یا رمضان گزرنے تک، لہذا جب وقت ختم ہو جائے تو ظہار بھی ختم ہو جائیگا، اور بغیر

کسی کفارہ کے اس کی بیوی اس پر حلال ہو جائیگی، لیکن مدت کے اندر وطئ کرنے کی صورت میں وہ عائد کہلائیگا

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما اور عطاء قتادۃ ثوری اور اسحاق اور ابو ثور کا قول یہی ہے، اور امام شافعی رحمہ اللہ کا بھی ایک قول یہی ہے ان کی دلیل سلمہ بن صخر رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث ہے جس میں بیان ہوا ہے کہ:

" انہوں نے اپنی بیوی سے رمضان المبارک کا مہینہ گزرنے تک ظہار کیا، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا کہ انہوں نے دوران ماہ بیوی سے جماع کر لیا ہے، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کفاہ ادا کرنے کا حکم دیا، اور اس پر وقت مقید کرنے کا انکار نہیں کیا " انتہی

دیکھیں: المغنی (68/11) اختصار کے ساتھ

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ نے موقت ظہار کی مثال دیتے ہوئے کہا ہے:

" انسان سے ایسا ہو سکتا ہے کہ جب اس کی بیوی کوئی خرابی کرے اور برا سلوک کرے تو وہ بیوی سے کہے: تم مجھ پر اس ہفتہ میری ماں کی پیٹھ جیسی ہو، یا یہ سارا مہینہ یا کوئی اور وقت مقرر کردے، تو یہ صحیح ظہار کہلائیگا

اور ہمارے قول " یہ صحیح " کا یہ معنی نہیں کہ یہ حلال ہے، بلکہ اس کا یہ معنی ہے کہ یہ ظہار کہلائیگا اور ظہار ہو جائیگا، اس لیے جو مدت اس نے مقرر کی تھی اس کے بعد اگر جماع کرتا ہے تو کوئی کفارہ نہیں کیونکہ مدت ختم ہونے سے ظہار بھی ختم ہو گیا، لیکن اگر وہ مدت ختم ہونے سے قبل جماع کر لے تو اس پر ظہار کا کفارہ واجب آئیگا، اور اگر وقت جاتا رہے اور وہ وقت ختم ہونے کے بعد بیوی سے جماع کرتا ہے تو ظہار ختم ہو جائیگا " انتہی

ماخوذ از الشرح الممتع علی زاد المستقنع (593/5) مختصرا

چہارم:

اس غلط اور منکر کام کرنے پر آپ پر توبہ و استغفار کرنی واجب ہے، اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

تم میں سے جو لوگ اپنی بیویوں سے ظہار کرتے ہیں تو وہ عورتیں ان کی مائیں نہیں، ان کی مائیں تو وہ ہیں جنہوں نے انہیں جنم دیا ہے، اور یہ لوگ تو بری اور جھوٹی بات کہہ رہے ہیں، اور یقینا اللہ تعالی معاف کرنے اور بخشنے والا ہے المجادلۃ ( 2 ).

واللہ اعلم.

الاسلام سوال و جواب

72203